OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کو درپیش تحدیات (پاکستان کے پیرائے میں)

MINORITY ISSUES IN ISLAMIC SOCIETIES (PAKISTANI CONTEXT)

Dr. Sada Hussain Alvi
(Theology Teacher, ESED, KPK).
Email: Aghaalvi@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3796-1361

Dr. Nadeem Abbas
lecturer,Dept. of Islamic Studies, Numl University Islamabad.
Email: Nab512@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3886-9954

Abstract

Islam gives human and religious rights to minorities living in Islamic societies and provides legal assurance for protecting those rights. However, the minorities are facing certain issues in Islamic societies. Some of these issues include conversion into Islam by force, social contempt, desecration of and occupation on religious places, security issues, burning of minority's properties, lack of suitable syllabus in educational settings, banishment, subdued freedom, identity issues, less religious freedom and so on. The life of minorities has been greatly affected by these social and legal challenges which has resulted in immigration. In case of occupation on religious places, their rights of religious freedom have been so badly violated. The solution would be to incorporate such things into the educational system that could eliminate the social contempt against them and to point out legal issues to make new legislation suited to minorities so that they could live a peaceful life in the country.

***Key Words**: Minorities, religious, rights, legal challenges,*

CC BY

security issues.

موضوع کا تعارف

اسلامی معاشروں میں غیر مسلموں کو بہت سی تحدیات کا سامنا ہے جان ومال سے لیکر مذہب پر عمل کرنے تک کے مسائل کا شکار ہیں اسلامی معاشروں میں اقلیتوں کے درپیش مسائل کی بڑی وجہ اسلامی احکام سے آشنا نہ ہونا ہے نبی اکرم ﷺ نے امت کو خبر دار کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"ألا من ظلم معاہدًا، أو انتقصہ، أو خلفہ فوق طاقتہ أو أخذ منہ شیئًا بغیر طیب نفس، فأنا حجیجہ یوم القیامة"[1]

خبردار ہر وہ شخص جو کسی معاہد پر ظلم کرے گا،اس کے حقوق میں کسی قسم کی کمی کرے گا، یااس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالے گا، یااس سے زبردستی کوئی چیز لے گا،ایسے شخص کے خلاف میں قیامت کے دن خود مستغیث بنوں گا۔

یہ حدیث مبارکہ مسلم معاشروں میں بسنے والوں غیر مسلموں کے حقوق کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے کہ ان پر ظلم نہیں کیا جا سکتا۔

جب کسی معاشرے میں اسلامی ریاست پوری قوت سے قائم ہو جائے تو اس میں ایسے امور کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے جو شریعت اسلامی کی رو سے حرام ہوں۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی ذہن میں یہی سوال اٹھا تو انہوں نے حضرت حسنؒ بصری سے اس سلسلے میں ایک پوچھا تھا:

"ما بال الخلفاء الراشدین، ترکوا أہل الذمة، وماہم علیہ من نکاح المحارم، واقتناء الخمور والخنازیر"

کیا وجہ ہے کہ خلفائے راشدین نے ذمیوں کو محرم عورتوں کے ساتھ نکاح، شراب اور سور کے معاملہ میں آزادی دے دی؟اس کے جواب میں حضرت حسن بصری نے لکھا:

"انما بذلوا الجزیة لیترکوا وما یعتقدون، وانما أنت متبع لا مبتدع"[2]

انھوں نے جزیہ دینا اسی لیے تو قبول کیا ہے کہ انھیں ان کے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت دی جائے۔آپ کا کام پچھلے طریقے کی پیروی کرنا ہے نہ کہ کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے اس سے سوال سے پتہ چلتا ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں تمام غیر مسلم اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ طور پر عمل کرتے تھے۔

آئین کے آرٹیکل 20 کے مطابق ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کر سکتا اسے اپنے مذہب کے مطابق ادارے بنانے کا بھی حق حاصل ہے۔[3]اب ملک موجود غیر مسلموں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں مسیحیوں کی صورت حال کو بیان کرتے ہوئے مشہور بین الاقوامی جریدے گارڈین لکھتا ہے کہ پاکستان مسیحیوں سے برے سلوک کے حوالے سے چوتھا بدترین ملک ہے۔[4]

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق: پاکستان میں آزادی اظہار ،آزادی فکر ،آزادی مذہب اور ملازمتوں کے حصول، تعلیم اور غیر مسلموں کی جائیدادوں پر قبضے جیسے مسائل کا شکار ہیں۔[5]

پاکستانی مسلم معاشرے میں بسنے والوں غیر مسلموں کو بہت سی تحدیات کا سامنا ہے جن میں چند اہم یہ ہیں۔

جبری تبدیلی مذہب کا چیلنج:

سندھ میں موجود ہندوؤں کی نوجوان بچیوں کو اغوا کر کے جبری مسلمان کیا جاتا ہے ،اغوا کے بعد ان کی شادی کسی مسلمان سے کرادی جاتی ہے۔اس حوالے سے آل پاکستان ہندوؤ پنچائیت کے جنرل سیکٹری کا بیان ملاحظہ ہو 'ہر سال ایک ہزار ہندوؤ بچیوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرا کران سے شادی کی جاتی ہے۔[6]

ہیومن رائٹس آرگنائزیشنز کے اندازوں کے مطابق بھی ہر سال سندھ اور پنجاب میں ایک ہزار غیر مسلم لڑکیاں اغوا کے بعد زبردستی مسلمان کر کے ان سے شادی کی جارہی ہیں۔[7]

ہندو رہنما پتیا شیوانی بی بی سی کو بتایا کہ سندھ میں ہر ماہ بیس تا پچیس لڑکیوں کو طاقت کے زور پر ان کا مذہب چھڑوایا جا رہاہے۔[8]ہر سال ایک ہزار کی تعداد میں بچیوں کو زبردستی مسلمان کرنے سے اختلاف ہو سکتا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ کچھ لوگوں کو زبردستی مسلمان کیا جارہاہے جو حکم خدا کی کھلی خلاف ورزی ہے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ[9] دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

امام ابن کثیر اس آیت مجیدہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لَا تُكْرِهُوا أَحَدًا عَلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ بَيِّنٌ وَاضِحٌ جَلِيٌّ دَلَائِلُهُ وَبَرَاهِينُهُ لَا يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يُكْرَهَ أَحَدٌ عَلَى الدُّخُولِ فِيهِ[10]

تم کسی کو دین اسلام میں داخل ہونے پر زبردستی نہ کرو کیونکہ دین اسلام کے دلائل واضح اور روشن ہیں یہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ اس میں داخل ہونے کے لیے کسی پر زبردستی کی جائے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ[11]

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو ضرور سب کے سب لوگ جو زمین میں آباد ہیں ایمان لے آتے، (جب رب نے انہیں جبراً مومن نہیں بنایا) تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

ان آیات میں اللہ تعالی کی طرف سے واضح حکم دیا جارہاہے کہ دین اسلام کو قبول کرنے کے لیے کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی جو بھی مسلمان ہونا چاہے وہ دلیل کی بنیاد پر اسلام کو حق سمجھتے ہوئے مسلمان ہو۔

قانونی مسائل

قانون توہین رسالت کا غلط استعمال:

قانون توہین رسالت کا غلط استعمال پاکستان میں موجود غیر مسلموں کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ ذاتی لڑائی جھگڑے کی بنیاد پر توہین رسالت کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔رحمت مسیح اور ساجد حمید کے درمیان زمین کا جھگڑا ہے کیس عدالت میں ہے ساجد حمید نے رحمت مسیح پر توہین رسالت کا الزام لگا کر پرچہ کرادیا اب رحمت مسیح یہ کیس بھی لڑ رہاہے۔[12]

قانون توہین رسالت کے تحت ہر سال دسیوں افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کی جاتی ہیں اور اس میں تمام مذاہب کے لوگ شامل ہیں اس حوالے سے قانون توہین رسالت کے تحت 2010ء میں درج ہونے والے مقدمات کی مذہب کے اعتبار سے تفصیل کچھ یوں ہے:

مذہب	تعداد
مسیحی	15
مسلمان	10
ہندو	70
قادیانی	60
جن کا مذہب معلوم نہیں	20
کل	40

13

روزمرہ کے قانونی مسائل:

ڈومیسائل کے حوالے سے کافی مسائل ہیں اقلیتوں کو مذہبی آزادی کی سالانہ رپورٹ نے میں اس کی بنیادی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر کیا کہ غیر مسلموں کو اس لیے ڈومیسائل نہیں دیا جاتا کہ وہ کوٹہ پر اپنا حصہ وصول نہ کرلیں۔[14]

پاکستان میں بسنے والی ہندو خواتین کی شادی کو قانونی طور پر درج نہیں کیا جاتا ہے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے ہندو خواتین کو درپیش اس مسئلہ کی سنگینی کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ہندو خواتین کو کارڈ بنوانے کے لیے بطور ثبوت شادی کا کارڈ دینا پڑتا ہے اس لیے بعض اوقات وہ اس قانون مسئلہ کے لیے بیس سال بعد بھی وہ کارڈ تلاش کر رہی ہوتی ہیں۔[15]

قانون توہین رسالت کا غلط استعمال، ڈومیسائل کا نہ بنانا اور شادی کی رجسٹریشن نہ ہونا غیر مسلموں کے لیے بڑے چیلنجز ہیں۔

حکومتی عہدوں کے حوالے سے ان کی مشکلات:

آئین پاکستان کا آرٹیکل 41 کہتا ہے کہ صرف ایک مسلمان ہی پاکستان کا صدر بن سکتا ہے، اسی طرح پاکستان کے آئین کے مطابق پاکستان کا وزیراعظم بھی مسلمان ہوگا۔ اسی طرح پاکستان کے صدر، وزیراعظم، وزرائے اعلی، تمام اسمبلیوں کے ممبران، کا وفاقی اور صوبائی کابینہ کے ارکان سب کے سب جو حلف اٹھاتے ہیں اس میں یہ اقرار لیا جاتا ہے کہ اسلامی نظریہ کے تحفظ کی کوشش کروں گا۔[16]

پاکستان میں رہتے ہوئے وہ بھی اس ملک کے وزیراعظم صدر بنیں اگر انہیں قانونی طور پر روک دیا گیا ہے اسے غیر مسلم ایک بڑا چیلنج سمجھتے ہیں۔

معاشرتی اہانتیں:

عام طور پر مسیحیوں کو چوڑھے کہا جاتا ہے، ہندوؤں کو اہانت کے لیے کراڑ کہا جاتا ہے، سکولوں میں ہندو بچوں کو گائے کا پیشاب پینے والے کہا جاتا ہے۔[17] یہ رویے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[18]

اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

نبی اکرم ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کیا یہ انسان نہیں ہے؟[19] اسی طرح نجران کے مسیحیوں سے معاہدہ میں نبی اکرم نے

یہ گارنٹی دی تھی کہ ان کے امور اور مقدمات میں مکمل انصاف کیا جائے گا۔ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہونے دیا جائے گا۔[20] معاشرے میں غیر مسلموں سے جو نارواسلوک ہوتا ہے یہ اولاد آدمؑ کی کرامت اور سیرت نبی اکرم ﷺ کے خلاف اور غیر مسلموں کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

مذہبی مقامات پر قبضے اور ان کی توہین:

مذہبی مقامات اور مذہبی شناخت سے متعلق ہر علامت ہر مذہب کے ماننے والوں کے لیے قابل احترام ہوتی ہے اس کی بے احترامی یا اس کا چھین لیا جانا کسی بھی کمیونٹی کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔1992ء میں ایودھیا میں قائم تاریخی بابری مسجد کو گرادیا گیا تو اس کے ردعمل میں پاکستان میں ہندوؤں کے سینکڑوں مندر گرادیے گئے۔[21]

قرآن کی تعلیم بہت واضح ہے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا[22]

اور اگر اللہ انسانی طبقات میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ (جہاد و انقلابی جد و جہد کی صورت میں) ہٹاتا نہ رہتا تو خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں (یعنی تمام ادیان کے مذہبی مراکز اور عبادت گاہیں) مسمار اور ویران کردی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے نجران کے مسیحیوں سے جو معاہدہ فرمایا تا اس میں اس بات کی خاص طور پر ضمانت دی تھی کہ ان کی زمین و جائداد اور مال وغیرہ کو ان کے قبضے میں رہنے دیا جائے گا۔ان کی کسی چیز پر قبضہ نہ کیا جائے گا۔صلیبوں اور خواتین کو نقصان نہ پہنچایا جائے گا۔[23]

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اہل قدس کو امان دی اس میں تحریر تھا: ان کے کلیسوں اور صلیبوں کو نہیں گرایا جائے گا اور نہ ہی ان کی زمین کو کم کی جائے گی۔[24]

شرعی طور پر ان کے مذہبی مقامات کی توہین قرآن وسنت کے احکام کی واضح خلاف ورزی ہے۔

طلاق کے مسائل:

پاکستان میں قانونی طور پر اس وقت تک ہندوؤں مذہب کے پیروکاروں کی شادی اور طلاق کے اندراج کا کوئی قانونی طریقہ کار نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہندو برادری کو کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے شاہد جتوئی لکھتے ہیں کہ ہندو میرج ایکٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اگر کوئی ہندو شوہر اپنے بیوی بچوں کی ذمہ داریوں سے سے ہاتھ اٹھالیتا ہے تو بیچاری عورت نہ تو طلاق لے سکتی ہے اور نہ بچوں کے خرچ کا مطالبہ کر سکتی ہے۔[25]

ہیومن رائٹس پاکستان کی رپورٹ کے مطابق بھی ہندو قانون نکاح وطلاق کے نہ ہونے کی وجہ سے جبری شادیاں ہو رہی ہیں جن کی نتیجے میں مذہب کی جبری تبدیلی ہوتی ہے[26]

پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں کو یہ چیلنج درپیش ہے کہ ان کے ہاں شادی کا بندھن صرف اس صورت میں ختم ہوتا ہے جب یا تو میاں بیوی میں سے ایک کا انتقال ہو جائے یا میاں اپنی بیوی پر بدچلنی کے الزام کو ثابت کرے مسیحی جریدے ہمسخن نے اس موضوع پر لکھا ہے کہ: 1869ء کا مسیحی طلاق ایکٹ جو دیگر وجوہات کی بنیاد پر طلاق کی اجازت دیتا تھا جس میں ضیاء الحق

نے تبدیلی کر دی اور اس کی دفعہ سات کو حذف کر کے فقط دفعہ 10 کو باقی رکھا گیا (جس میں فقط بد چلنی کے ثبوت پر ہی طلاق دی جاتی ہے) جس سے مسیحیوں خواتین کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[27]

ہندوؤں اور مسیحیوں کو شادی اور طلاق کا قانون دینے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے اس لیے ان مذاہب کی تعلیمات کے مطابق انہیں نکاح وطلاق کا قانون بنا کر دینا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

جان کے تحفظ کے مسائل:

کسی بھی انسان کی لیے سب مقدم چیز اس کی جان کا تحفظ ہوتا ہے۔ بہت سے مقامات پر غیر مسلموں کو ٹارگٹ کر کے مارا جاتا ہے، ان کی عبادت کی تقریبات پر حملے ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں دسیوں افراد جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔

ا۔ لاہور میں ایسٹر کے موقع پر دھماکہ: لاہور کے ایک عوامی پارک میں مسیحیوں کے مذہبی تہوار ایسٹر کی تقریبات جاری تھیں کہ اس پر حملہ ہو گیا جس میں 70 لوگ مارے گئے جس میں بڑی تعداد میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔[28]

ب۔ کوٹ رادھا کشن کا واقعہ: چار نومبر دو ہزار چودہ کو کوٹ رادھا کشن میں پہلے ایک مسیحی جوڑے کو مارا پیٹا گیا اور اس کے بعد ان دونوں کو آگ لگا دی گئی۔[29]

ج۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی رپورٹ: سندھ میں دیگر مذاہب کی عبادت کی جگہوں پر عوامی حملوں میں بہت اضافہ ہوا ہے سندھ کی صوفی ثقافت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ صورت حال دردناک ہے۔[30]

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا[31]

جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔

آقائے نامدار کا فرمانا ہے جو کسی معاہد کو مارے گا وہ جنت کی خوش بو تک نہیں سونگھ پائے گا، جب کہ اس کی خوش بو چالیس سال کی دوری سے بھی آجاتی ہے۔[32]

اسلام نے انہیں جان کا تحفظ دیا ہے مگر اس کے باوجود اسلامی معاشروں میں بسنے والے غیر مسلموں کے لیے جان کا تحفظ ایک بڑا چیلنج ہے۔

نصاب کے مسائل:

پاکستان ایک مسلم اکثریتی ملک ہے اور یہاں کے مسلم طلبا کا حق ہے کہ انہیں ان کے مذہب کے مطابق تعلیم دی جائے اور اس مقصد کے لیے اسلامیات کا مضمون گریجوایشن کی سطح تک لازمی قرار دیا گیا ہے، جس کے اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مطالعہ پاکستان، اسلامیات اور اردو میں ایسے مواد کی نشاندہی کی جاتی ہے جس کی بنیاد پر اقلیتوں کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس کی ایک رپورٹ میں پانچویں سے دسویں کلاس تک میں موجود ایسے مواد کی نشاندہی کی گئی ہے جو قابل اعتراض ہو سکتا ہے اور اس میں 2009ء سے 2011ء اور 2012ء سے 2013ء کے نصاب کا تقابلی جائزہ بھی لیا گیا ہے کہ کس میں کتنا قابل اعتراض مواد ہے۔

کلاس	مضمون	قابل اعتراض مواد کا باب 2009-11	قابل اعتراض مواد کا باب 2012ء-2013ء

نویں اور دسویں	مطالعہ پاکستان	01	01
	اردو	0	01
آٹھویں	سوشل سٹڈیز	01	01
	اردو	0	07
ساتویں	سوشل سٹڈیز	03	02
	اسلامیات	02	0
چھٹی	سوشل سٹڈیز	03	0
	اردو	01	03
	اسلامیات	0	03
پانچویں	اسلامیات	0	03
	اردو	0	01
کل		11	22

[33]

مسلمان علمائے کرام، ماہرین تعلیم اور غیر مسلم نمائندوں کے باہمی اتفاق رائے سے کتب کا دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

غیر مسلموں میں تعلیم کی کمی:

پنجاب اسمبلی کے رکن کانجی رام کے مطابق شیڈول کاسٹ ہندو شدید غربت اور پسماندگی کا شکار ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ تعلیمی مواقع فراہم کیے جانے چاہیں۔[34]

تعلیم کی کمی غیر مسلموں کے لیے ایک بہت بڑا معاشرتی چیلنج ہے۔

اقلیتوں کی ہجرت:

پاکستان میں غیر مسلم دو طرح سے اپنے گھر بار چھوڑ رہے ہیں ایک تو وہ جو پاکستان سے باہر جا رہے ہیں، دوسرے وہ ہیں اندرون ملک ہی بے گھر ہو گئے ہیں زاہد فاروق کی رپورٹ کے مطابق 12 ہزار خاندان جن کا تعلق اقلیتوں سے ہے انتہائی کسمپرسی کی حالت میں تھائی لینڈ، سری لنکا اور ملائیشاء میں رہ رہے ہیں۔[35]

پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کے ادارے کی رپورٹ کے مطابق سن 2014 میں تقریباً دو لاکھ افراد نے انڈیا کے اندر پناہ کی عرضی دی تھی۔ ادارے کے مطابق درخواست گزاروں کی اکثریت کا تعلق بنگلہ دیش، پاکستان، عراق، برما، اور افغانستان سے تھا۔[36]

غیر مسلموں کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ انہیں مذہب کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑنا پڑ رہا ہے۔

مذہبی آزادی:

پاکستان میں بسنے والے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی کے حوالے سے کئی مسائل درپیش ہیں غیر مسلم یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے اور بہت سے معاملات میں ان سے امتیازی رویہ روا رکھا جاتا ہے۔ حسن مجتبیٰ کی ایک رپورٹ کے مطابق جس میں پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کا تفصیلی مذہبی جائزہ لیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ عام آدمی بھی مذہبی رواداری پر بات کرتے ہوئے کتراتا ہے۔ کیونکہ وفاقی وزیر شہباز بھٹی کے قتل کے بعد ملک میں مذہبی عدم برداشت اور تشدد کے واقعات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔[37]

نبی اکرم ﷺ نے نجران کے مسیحیوں سے جو معاہدہ کیا تھا اس میں یہ دو شرائط موجود ہیں: مسیحیوں کے مذہبی سسٹم میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں جائے گی جو لوگ مذہبی عہدوں پر فائز ہیں وہی فائز رہیں گے۔ اسی طرح صلیبوں اور خواتین کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔[38]

اسلام مکمل مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں بسنے والے غیر مسلموں کے لیے یہ بڑا چیلنج ہے کہ وہ کیسے اپنی مذہبی آزادیوں کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔

شناخت کے مسائل:

شناخت ہر انسان کا بنیادی حق ہے شناخت کی ہر بنیاد ہر انسان کو عزیز ہوتی ہے لباس، رنگ، نسل، مذہب یا کسی خاص جماعت کے ساتھ تعلق ہر شخص کو عزیز ہوتا ہے، اس کی بنیاد پر کسی انسان کے حقوق پامال کرنا درست نہیں ہے اور اس وقت پاکستان میں موجود غیر مسلموں کو یہ چیلنج درپیش ہے۔ پیٹر جیکب اپنے آرٹیکل میں لکھتے ہیں کہ بطور غیر مسلم ہماری پاکستان میں شناخت کیا ہو گی؟ اگر ہماری شناخت کی بنیاد مذہب ہو تو ہمیں اس کی قیمت کیا ادا کرنا پڑے گی؟ کیا مسیحی بھائی چارہ یا ہندو بھائی چارہ کوئی بنیاد بن سکتے ہیں؟ کیا ایسا ممکن ہے کہ بین الاقوامیت جسے آج کے دور میں بڑی پذیرائی مل رہی ہے ہم اسی کے قائل ہو جائے؟[39] پنڈت جگموہن اروڑہ نے بتایا کہ بنیادی بات یہ ہے کہ جب ہم جمہوری معاشرے کی بات کریں تو اس میں کوئی اقلیت و اکثریت نہیں ہوتی بلکہ تمام شہری برابر ہوتے ہیں اقلیتی امور کی بجائے غیر مسلموں کی وزارت ہو تو زیادہ بہتر ہے۔[40]

اسلامی معاشروں میں رہنے والے غیر مسلموں کے لیے یہ بڑا چیلنج ہے کہ اپنی غیر مسلم شناخت کے ساتھ کس طرح مسلم معاشروں میں بہتر تعارف کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

نتائج و تجاویز:

1۔ قانونی مسائل کو حل کرنے کے لیے اقلیتوں کی شمولیت سے ایک کمیشن تشکیل دیا جائے جو جہاں ضروری سمجھے وہاں قانون سازی کرائے اور جہاں انتظامی مسائل ہیں ان کو انتظامی طور پر حل کرائے۔

2۔ نصاب تعلیم کو دوبارہ دیکھا جائے جن نکات کی نشاندہی غیر مسلم نمائندے کرتے ہیں ان پر غور و فکر کر کے اس کا حل نکالا جائے۔

3۔ اقلیتوں کے حوالے سے سیرت طیبہ کے عملی پہلوؤں کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

4۔ علمائے کرام تقریر و تحریر میں اقلیتوں کے حقوق کی بات کریں۔

5۔ جامعات غیر مسلموں کے حقوق پر کانفرنسز منعقد کرائیں جس میں ان کے حقوق ہر علمی و تحقیقی کام کیا جائے۔

6۔غیر مسلموں کے حوالے سے کسی بھی پالیسی کو بنانے سے پہلے ان کی رائے ضرور لی جانے چاہیے۔

7۔میڈیا کے ذریعے غیر مسلموں کے حقوق کو معاشرے میں عام کیا جائے۔

8۔پاکستان میں جن مسائل کا اقلیتیں شکار رہتی ہیں جیسے جبری تبدیلی مذہب، توہین رسالت کا جھوٹا الزام اور جان لیوا حملے حکومت اس میں ملوث گروہوں کے خلاف بروقت اور مؤثر کاروائی کرے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

حوالہ جات

[1] ۔ابوداود سلیمان بن اشعث، سنن ابي داود،(دار الرسالۃ،بیروت 2016ء طبع اولی)،4:658 ابن زنجویہ،ابو احمد حمید بن مخلد،الاموال،(مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیۃ،اسلامیہ، سعودیہ طبع اولی1406ھ)،379۔618

[2] ۔ محمد بن احمد بن ابی سھل السرخسی،المبسوط،(دار المعرفۃ،بیروت 1993ء)،5:39

[3] . Domnic Mughal, Religious Minorities in Pakistan :Struggle For Identity ,(Christian Study center, Rawalpindi1996),P:121

[4]- https://www.theguardian.com/world/2017/jan/11/christians-in-india-increasingly-under-attack-study-shows Date: 23.02.2017 Time:11:58pm

[5] . AMNESTY INTERNATIONAL REPORT 2016/17,THE STATE OF THE WORLD'S HUMAN RIGHTS (Human Rights Commission of Pakistan),P:284

[6] . Domnic Mughal, Religious Minorities in Pakistan,P:126

[7] . https://www.dawn.com/news/1298681 date 25.02.2017 ، Date:04-03-2017 ،Time:9.30

[8].Ayub, Shahzada Imran, Saad Jaffar, and Asia Mukhtar. "ENGLISH-CHALLENGES CONFRONTED BY CONTEMPORARY MUSLIM WORLD AND THEIR SOLUTION IN THE LIGHT OF SEERAH." *The Scholar Islamic Academic Research Journal* 6, no. 1 (2020): 379-409.

[9] ۔القرآن،البقرۃ:2/256

[10] ۔ ابن کثیر، إبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي البصري ثم الدمشقي ، تفسیر القرآن العظیم، (دار طیبۃ للنشر والتوزیع، طبع ثانیہ 1999ء)،1:682

[11]۔القرآن،یونس:99/10

[12] . A Report Religious Minorities In Pakistan, (Sanjih Publications, Lahore 2011)P:64

[13] . A Report Religious Minorities In Pakistan, P:78

[14] .A Report Religious Minorities In Pakistan , P:

[15] .Perils of faith A Report of HRCP working group in Communities Vulnerable because of their beliefs,(Human Rights of Pakistan,Logre),P:11

[16] .Religious Minorities in Pakistan's Elections ,(Church World Service, Karachi, 2012),P:39,40

[17]۔انٹرویو،مقام:صدرراولپنڈی،3-03-2017،وقت:۔00۔15 پنڈت جگموہن اروڑہ ہندو مذہبی و سماجی رہنما ہیں۔

[18]۔القرآن،الاسراء:70/17

[19]۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (دار طوق النجاۃ، مصر طبع اولی 1422ھ)،85:2 حدیث:1312

مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، (دار إحیاء التراث العربی، بیروت)،668:2 حدیث:961

[20]۔علی احمدی، مکاتیب الرسول، (مطبع دار الحدیث، تہران، طبع اولی 1997ء)، ص176

[21] . Muhammad, Sardar, Saad Jaffar, Noor Fatima, Syed Ghazanfar Ahmed, and Asia Mukhtar. "The Story of Sulaiman (Solomon) and Bilquis (Sheba): Affinities in Quranic and biblical versions." *J. Legal Ethical & Regul. Isses* 25 (2022): 1.

[22]۔القرآن، سورۃ الحج:40/22

[23]۔علی احمدی، مکاتیب الرسول، ص176

[24]۔طبری، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، (دار التراث، بیروت طبع ثانیہ، 1387ھ)،600:3

[25]۔شاہد جتوئی، صلح کل، ص6

[26].A Look back at Our Promises, (Human Rights Commission of Pakistan, Lahore, 2015),P:26

[27]۔اداریہ انجیل مقدس کی رو سے مسیحی قانون نکاح ناقابل تنسیخ، ماہنامہ ہمسخن، جلد21 شمارہ2، فروری 2017ء، ص6

[28] . AMNESTY INTERNATIONAL REPORT 2016/17,(THE STATE OF THE WORLD'S HUMAN RIGHTS),P:284

[29] . State of Human Rights in 2014,(Human Rights Commission of Pakistan،Lahore),P:129

[30] .Access to Justice Foe Religious Minorties in Pakistan, Access to Justice for Religious Minorities, (Human Rights Commission of Pakistan،Lahore 2014),P:34

[31]۔المائدۃ:32/5

[32]۔بخاری،الجامع الصحیح،،4:99،حدیث نمبر:1366

[33] .Research,Education Vs Fantatic Literacy,(National Commission for Justice And Peace,Lahore),2013,P:19

[34]۔جانسن، صلح کل، (پنجاب لوک سجاگ،لاہور 2015)، ص 2

[35]http://www.dawn.com/news/ Date:4-003-2017 Time:2.23pm

[36] .ttp://www.bbc.com/urdu/pakistan/2015/10/151012_india_pakistani_asylum_atk Date:04-03-2017 Time:2.30 pm

[37] .
http://www.bbc.com/urdu/pakistan/2012/08/120801_state_dept_minorities_report Date:04-03-2017 Time:8.36

[38]۔ علی احمدی، مکاتیب الرسول، ص 176

[39] . Domnic Mughal, Religious Minorities in Pakistan,P:59

[40]۔انٹرویو، پنڈت جگموہن اروڑہ